سوال

بیعت کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے، جبکہ جس کے ہاتھ پر بیعت کی جارہی ہووہ خلیفہ نہ ہو۔ جولوگ بیعت کرتے ہیں وہ حضرت عمر کا قول پیش کرتے ہیں۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اورامام کی بیعت کرنا جائز ہے، اہل حل وعقد علماء، فضلاء اورذمہ داران حکومت اس کی بیعت کریں گے۔ جس سے اس کی ولایت ثابت ہوجائیگی۔ عامۃ الناس کےلئے اس کی بیعت کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان پر صرف اتنا لازم ہے کہ وہ اطاعت الٰہی میں اس کی فرمانبرداری کریں۔ امام مارزی فرماتے ہیں: ''يَكْفِي فِي بَيْعَةِ الإمَامِ أَنْ يَقَعَ مِنْ أَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَلايَجِبُ الاستيعاب, وَلايَلْزَم كُلّ أَحَدٍ أَنْ يَحْضُرَ عِنْدَهُ وَيَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ, بَلْ يَكْفِي اِلْتِزَامُ طَاعَتِهِ وَالانْقِيَادُ لَهُ بِأَنْ لايُخَالِفهُ وَلايَشُقَّ الْعَصَا عَلَيْهِ انتهى'' (نقلاً من فتح الباري) امام کی بیعت میں اہل حل وعقد کی بیعت ہی کافی ہے۔ بیعت بالاستیعاب واجب نہیں ہے۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہواس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اوراس کی مخالفت نہ کرے، اوراس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے۔ امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں: ''أَمَّا الْبَيْعَة: فَقَدْ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاء عَلَى أَنَّهُ لايُشْتَرَط لِصِحَّتِهَا مُبَايَعَة كُلّ النَّاس, وَلاكُلّ أَهْل الْحَلّ وَالْعَقْد, وَإِنَّمَا يُشْتَرَط مُبَايَعَة مَنْ تَيَسَّرَ إِجْمَاعهمْ مِنْ الْعُلَمَاء وَالرُّؤَسَاء وَوُجُوه النَّاس, ... وَلايَجِب عَلَى كُلّ وَاحِدٍ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى الأَمَام فَيَضَع يَده فِي يَده وَيُبَايِعهُ, وَإِنَّمَا يَلْزَمهُ الانْقِيَاد لَهُ, وَأَلايُظْهِر خِلافًا, وَلايَشُقّ الْعَصَا انتهى'' اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بیعت کی صحت کےلئے تمام لوگوں یا تمام اہل حل وعقد کا بیعت کرنا شرط نہیں ہے۔ اس میں صرف اتنی شرط ہے کہ جو علماء سرداراورذمہ داران آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہوں وہ بیعت پر اجماع کرلیں تو بیعت واقع ہو جائے گی۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہواس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اوراس کی مخالفت نہ کرے، اوراس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے۔ اور بیعت کے حوالے وارد تمام احادیث سے امام کی بیعت مراد ہے۔ دیگر افراد یا جماعتوں کی بیعت مراد نہیں ہے۔ شیخ صالح الفوزان ایسی بیعتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: "البيعة لاتكون إلا لولي أمر المسلمين، وهذه البيعات المتعددة مبتدعة، وهي من إفرازات الاختلاف، والواجب على المسلمين الذين هم في بلد واحد وفي مملكة واحدة أن تكون بيعتهم واحدة لإمام واحد، ولايجوز المبايعات المتعددة [المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان 1/367] صرف مسلمانوں کے خلیفہ اورامام کی بیعت کرنا جائز ہے، اوریہ متعدد بیعتیں بدعت ہیں، اوراختلافات کا ذریعہ ہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایک ملک میں صرف ایک ہی امام کی بیعت کریں (اگر واقعی کوئی امام موجود ہو) اورمتعدد بیعتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی